ہفتہ وار رسالہ: 353
WEEKLY BOOKLET:353

کیا تنگدستی بھی نعمت ہے؟

صفحات 17

- انسان کس لئے پیدا کیا گیا؟ 02
- جنگل میں گھی اور شہد کی تمنا 04
- تنگدستی کی شکایت کرنے والے پر انفرادی کوشش 09
- دو چیزیں جوان رہتی ہیں 15

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علّامہ مولانا ابو بلال
محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن ؕ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

کیا تنگدستی بھی نعمت ہے؟[1]

دُعائے عطّار: یاربَّ المصطفٰے! جو کوئی 17 صفحات کا رسالہ ”کیا تنگدستی بھی نعمت ہے؟“ پڑھ یا سن لے اُس کی تنگدستیاں دور کر، اُس کے حلال رزق میں برکتیں عطا فرما اور اُس کو ماں باپ سمیت بے حساب بخش دے۔ اٰمین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم

دُرُودِ پاک کی فضیلت

فرمانِ آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ پاک اُس پر 10 رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر 10 مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھے اللہ پاک اُس پر 100 رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر 100 مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھے اللہ پاک اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ نِفاق اور دوزخ کی آگ سے آزاد ہے اور اُسے قِیامت کے دِن شہیدوں کے ساتھ رکھے گا۔(معجم اوسط، 5/252، حدیث:7235)

شافِعِ روزِ جَزا تم پہ کروڑوں دُرُود　　دافِعِ جُملہ بَلا تم پہ کروڑوں دُرُود

(حدائقِ بخشش، ص264)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

---

[1] ...عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے بانی امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ کے ہونے والے مختلف آڈیو بیانات کو تحریری صورت میں بنام **”فیضانِ بیاناتِ عطار“** المدینۃ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر) کے شعبہ **”بیاناتِ امیرِ اہلِ سنّت“** کی طرف سے ترمیم و اضافے کیساتھ پیش کیا گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الکریم! اُن بیانات میں سے اَب شعبہ **”ہفتہ وار رسالہ مطالعہ“** ایک بیان ”کیا تنگدستی بھی نعمت ہے؟“ کو رسالے کی صورت میں منظرِ عام پر لا رہا ہے۔

www.dawateislami.net

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اگر ہم اپنے مُعاشرے پر نگاہ دوڑائیں تو ہمیں اَندازہ ہوگا کہ یہ مٹیالی زمین، نیلا آسمان، ویران صحرا، سَرسبز میدان، خوبصورت باغات، لہلہاتے کھیت، مہکتے پھول، بہتی نہریں، اُبلتے چشمے، چمکتے ستارے، مختلف اَقسام کے پھل، خوبصورت چاند، روشن سورج، لاجواب معدنیات، مختلف جَمادات اور بے شُمار حیوانات انسان کے فائدے کے لئے ہیں یعنی یہ تمام چیزیں انسان کے لئے بنائی گئی ہیں چنانچہ قرآنِ کریم میں اللہ پاک اِرشاد فرماتا ہے: ﴿هُوَ الَّذِیْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًاۗ﴾ (پ 1، البقرۃ: 29) ”ترجمۂ کنز العرفان: وہی ہے جس نے جو کچھ زمین میں ہے سب تمہارے لئے بنایا۔“

اس آیتِ مبارکہ کے تحت تفسیر صراطُ الجِنان میں ہے: تمام انسانوں کو فرمایا گیا کہ زمین میں جو کچھ دریا، پہاڑ، کانیں، کھیتی، سمندر وغیرہ ہیں سب کچھ اللہ کریم نے تمہارے دینی و دُنیاوی فائدہ کے لیے بنایا ہے۔ دینی فائدہ تو یہ ہے کہ زمین کے عجائبات دیکھ کر تمہیں اللہ کریم کی حِکمت و قُدرت کی مَعرِفَت (یعنی پہچان) نصیب ہو اور دُنیاوی فائدہ یہ کہ دُنیا کی چیزوں کو کھاؤ پیو اور اپنے کاموں میں لاؤ جب تک اللہ کریم کی طرف سے کوئی مُمانعت نہ ہو۔ تو ان نعمتوں کے باوجود تم کس طرح اللہ کریم کا انکار کرسکتے ہو؟ اس آیت سے معلوم ہوا! جس چیز سے اللہ پاک نے منع نہیں فرمایا وہ ہمارے لئے مُباح (یعنی جائز) و حلال ہے۔ (تفسیر صراط الجنان، پ 1، البقرۃ، تحت الآیۃ: 29، 1/94)

اب غور طلب بات یہ ہے کہ جب ساری کائنات تو انسان کے لیے پیدا کی گئی ہے، آخر انسان کو کس لیے پیدا فرمایا گیا ہے؟ اس سوال کا جواب اللہ کریم قرآنِ پاک میں کچھ یوں اِرشاد فرماتا ہے: ﴿وَ مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَ الْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ﴾ (پ 27، الذّٰرِیٰت: 56) ”ترجمۂ کنز العرفان: اور میں نے جنّ اور آدمی اسی لئے بنائے کہ میری عبادت کریں۔“

www.dawateislami.net

اس آیتِ مُبارَکہ کے تحت تفسیر صِراطُ الجِنان میں ہے: اِرشاد فرمایا کہ میں نے جِنّوں اور انسانوں کو صِرف دنیا طلب کرنے اور اس طلب میں مُنہمِک (یعنی گُم) ہونے کے لئے پیدا نہیں کیا بلکہ انہیں اس لئے بنایا ہے تاکہ وہ میری عبادت کریں اور انہیں میری معرفت (یعنی پہچان) حاصل ہو۔ (تفسیر صاوی، پ 27، الذّٰرِیٰت، تحت الآیۃ: 56، 5/2026) اس آیت سے معلوم ہوا انسانوں اور جنّوں کو بیکار پیدا نہیں کیا گیا بلکہ ان کی پیدائش کا اصل مقصد یہ ہے کہ وہ اللہ پاک کی عبادت کریں۔ (تفسیر صراط الجنان، پ 27، الذّٰرِیٰت، تحت الآیۃ: 56، 9/511)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس آیتِ مُبارکہ کی تفسیر سے انسان کا مقصدِ پیدائش واضح ہو گیا کہ انسان کو رَبِّ کریم نے اپنی عبادت و پہچان کے لیے بنایا مگر افسوس! آج ہم اپنی زندگی کے مقصد کو گویا بُھلا چکے ہیں کیونکہ جو دُنیا ہمارے لئے امتحان گاہ کی حیثیت رکھتی ہے، ہم اس کی مَحبّت میں ایسے گُم ہوئے کہ اسی کو اپنی زندگی کا حاصل سمجھ بیٹھے۔ شاید ہم یہ سمجھ بیٹھے ہیں کہ ہمیں مال و دولت جمع کرنے کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ مال و دولت کی حِرص اس قدر دِل پر غالب آچکی ہے کہ بندہ راتوں رات اَمیر و کبیر بننے کے سُہانے خواب دیکھتا رہتا ہے کہ اے کاش! پانچ لاکھ کا اِنعام لگ جائے، اے کاش! دس روپے کی ٹکٹ پر تین لاکھ کا انعام لگ جائے۔ حتّٰی کہ اَمیر و کبیر بننے کی دُھن اس پر ایسی سُوار ہوتی ہے کہ اسے جوئے جیسی بُری لَت لگ جاتی ہے، بینک بیلنس بڑھانے کی خاطر وہ حلال و حرام کی پروا نہیں کرتا، اس کی بس ایک ہی رَٹ ہوتی ہے کہ "پیسہ ہو چاہے جیسا ہو۔" لہٰذا اگر کوئی مسلمان اس طرح کے کاموں میں مُبتلا ہو اور آپ سمجھتے ہیں کہ اسے سمجھاؤں گا تو مان جائے گا تو اس پر شفقت کے ساتھ اِنفرادی کوشش کیجئے، اسے مال کی تباہ کاریاں بتائیے،

www.dawateislami.net

حرص و لالچ کے نقصانات سے آگاہ کیجئے، اسے سنّتوں بھرے اجتماعات و مدنی مذاکرے میں شرکت کی دعوت دیجئے بلکہ اپنے ساتھ لایئے اور مدنی قافلوں میں سفر کروایئے لیکن عام طور پر یہ دیکھا جاتا ہے کہ اس طرح کے لوگوں کو جب کوئی سمجھاتا ہے تو وہ توجّہ سے بات سُننے کے بجائے غافلوں کی طرح اِدھر اُدھر دیکھتے اور سر کھُجاتے ہیں۔ یاد رہے! کہیں ایسا نہ ہو آپ ہمّت ہار کر انہیں جھاڑنا یا ڈانٹنا شروع کر دیں یا اِنفرادی کوشش کرنے سے پیچھے ہٹ جائیں، لہٰذا ہمّت مت ہاریے گا اور نرمی و پیار سے اِنفرادی کوشش جاری رکھئے گا۔ اللہ پاک کی رحمت سے اُمید ہے کہ اِن شاءَ اللہ ایک نہ ایک دِن ان کا دِل بھی چوٹ کھا ہی جائے گا اور وہ بھی اپنے بُرے اِرادوں سے توبہ کرکے صلوٰۃ و سنّت کی راہ پر آہی جائیں گے۔ یاد رکھئے! بعض اوقات شیطان لَعین تنگدستی کا خوف دِلاتا اور حلال و حرام کی پروا کیے بغیر خوب مال و دولت جمع کرنے پر اُکساتا ہے تو ایسی صورت میں آپ اللہ پاک کی ذات پر بھروسا فرمائیں، اِن شاءَ اللہ شیطانی وسوسہ دُور ہوگا اور تنگدستی کا خوف جاتا رہے گا۔ اس ضِمن میں ایک بزرگ رحمۃُ اللہِ علیہ کا واقعہ سُنیے اور اپنے لیے اللہ پاک کی ذات پر بھروسا کرنے کا سامان کیجئے چنانچہ

جنگل میں گھی اور شہد کی تمنا

ایک بزرگ رحمۃُ اللہِ علیہ کسی جنگل میں تھے کہ شیطان نے انہیں یہ وسوسہ ڈالا: "آپ کے پاس زادِ راہ نہیں ہے اور یہ جنگل ہلاکت خیز ہے، یہاں آبادی ہے نہ کوئی انسان۔" تو انہوں نے بھی اِرادہ کرلیا کہ وہ اس جنگل کو زادِ راہ کے بغیر طے کریں گے اور عام راستہ چھوڑ

کر چلیں گے تا کہ کسی انسان سے سامنا نہ ہو اور خود کچھ نہیں کھائیں گے یہاں تک کہ ان کے منہ میں گھی اور شہد ڈالا جائے۔ پھر وہ راستے سے ہٹ کر جِدھر رُخ تھا چل پڑے۔ فرماتے ہیں: اللہ پاک نے جتنا چاہا میں چلتا رہا، پھر میں نے دیکھا کہ ایک قافلہ راستہ بھول کر چلا آ رہا ہے، میں انہیں دیکھتے ہی زمین پر لیٹ گیا تا کہ وہ مجھے دیکھ نہ سکیں مگر وہ چلتے رہے حتّٰی کہ میرے سر پر آ پہنچے، میں نے آنکھیں بند کر لی تھیں۔ وہ میرے قریب ہو کر کہنے لگے: لگتا ہے کہ اس کا زادِ سفر ختم ہو گیا ہے اور بھوک پیاس کی شدت سے بیہوش ہے، اس کے منہ میں گھی اور شہد ڈالو شاید اسے ہوش آ جائے۔ پھر وہ گھی اور شہد لائے تو میں نے اپنا منہ اور دانت مضبوطی سے بند کر لئے، پس انہوں نے چُھری لا کر میرا منہ زبردستی کھولنا چاہا تو میں ہنس پڑا اور منہ کھول دیا، یہ دیکھ کر وہ بولے: کیا تم پاگل ہو؟ میں نے کہا: ہرگز نہیں اور تمام تعریفیں اللہ پاک کے لئے ہیں۔ پھر میں نے انہیں شیطانی وسوسے والا واقعہ سُنایا۔

(مختصر منہاج العابدین، ص116)

اے عاشقانِ اولیا! یہ بُزرگانِ دین رحمۃُ اللہِ علیہم کا ہی حصّہ تھا کہ وہ اسباب اختیار کیے بغیر مَحض اللہ پاک پر بھروسا کرتے ہوئے اپنا سفر جاری رکھتے اور شیطان لَعِین کے وسوسوں کے مقابلے کے لیے تیار رہتے تھے لیکن ہمارے لیے یہ حکم ہے کہ ہم اللہ پاک پر بھروسا رکھیں اور اَسباب کو بھی اختیار کریں۔ اس واقعے سے یہ بھی معلوم ہوا کہ پہلے لوگ شہد بہت استعمال کرتے تھے۔ اَلحمدُ لِلّٰہ شہد کی تعریف اور اس کا ذکر قرآنِ کریم میں بھی موجود ہے چنانچہ پارہ 14 سورۂ نحل کی آیت نمبر 69 میں اللہ پاک اِرشاد فرماتا ہے:

یَخْرُجُ مِنْۢ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِیْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِؕ

ترجمۂ کنزالعرفان: اس کے پیٹ سے ایک پینے کی رنگ برنگی چیز نکلتی ہے اس میں لوگوں کیلئے شفا ہے۔

www.dawateislami.net

اس آیتِ مبارکہ کے تحت تفسیر صراط الجنان میں ہے: اس کے پیٹ سے ایک پینے کی چیز یعنی شہد، سفید، زَرد اور سُرخ رنگوں میں نکلتا ہے، اس میں لوگوں کیلئے شفا ہے اور یہ نافع ترین دواؤں میں سے ہے اور بکثرت معجونوں میں شامل کیا جاتا ہے۔

(تفسیر صراط الجنان، پ14، النحل، تحت الآیۃ:69، 5/346، 347)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! شہد اِستِعمال کرنا سُنَّت ہے۔ ہمارے پیارے آقا، مکی مَدَنی مُصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم شہد پسند فرماتے تھے چنانچہ حدیثِ پاک میں ہے: کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یُعْجِبُہُ الْحَلْوَآءُ وَالْعَسَلُ یعنی نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم میٹھی چیز اور شہد پسند فرماتے تھے۔ (بخاری، 4/17، حدیث:5682) اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو کدّو بھی بہت پسند تھے چنانچہ تفسیر صِراطُ الجنان میں ہے: کدّو (یعنی لوکی) کو تاجدارِ رسالت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم بہت پسند فرماتے تھے، جیسا کہ حضرتِ انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حُضورِ اَقدس صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کدّو شریف پسند فرماتے تھے۔ (ابن ماجہ، 4/27، حدیث:3302) ایک مرتبہ کسی نے عرض کی: ”یَارَسُوْلَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! آپ کدّو شریف بہت پسند فرماتے ہیں؟“ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: ہاں، یہ میرے بھائی حضرت یونس علیہ السّلام کا درخت ہے۔ (تفسیر بیضاوی، پ23، الصافات، تحت الآیۃ:146، 5/27) یونہی صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان اور بزرگانِ دین رحمۃُ اللہِ علیہم بھی کدّو بہت پسند فرماتے تھے چنانچہ حضرتِ انس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں: ایک درزی نے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی کھانے کی دعوت کی، میں بھی حضور پُرنور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ساتھ گیا، جَو کی روٹی اور شوربا حضورِ اَقدس صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے سامنے لایا گیا جس میں کدّو اور خشک کیا ہوا نمکین گوشت تھا، کھانے کے دوران میں نے حُضورِ اَنور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو دیکھا کہ

www.dawateislami.net

پیالے کے کَناروں سے کدّو کی قاشیں تلاش کر رہے ہیں، اسی لئے میں اس دن سے کدّو پسند کرنے لگا۔(بخاری،17/2، حدیث:2092) حضرت ابو طالوت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا، وہ کدّو کھا رہے تھے اور فرما رہے تھے: اے درخت! تیری کیا شان ہے، تو مجھے کس قدر پسند ہے، (اور یہ محبت صرف) اس لئے (ہے) کہ رَسولِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم تجھے محبوب رکھا کرتے تھے۔(ترمذی،336/3، حدیث:1856)

کدّو کے طِبّی فوائد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! طِب کے ماہرین نے لوکی شریف کے بہت سے طِبّی فوائد بھی بیان کئے ہیں، آیئے! سات طبی فوائد ملاحظہ کیجئے: ﴿1﴾ لوکی میں موجود قدرتی وٹامن سی، سوڈیم، پوٹاشیم اور فولاد نہ صِرف طاقت بخش ثابت ہوتا ہے بلکہ اس کا روزانہ کا اِستعمال پیٹ کے مختلف اَمراض کے خلاف مُؤثّر حفاظت بھی فراہم کرتا ہے۔﴿2﴾ لوکی میں پائے جانے والے اَجزا کی تاثیر قدرتی طور پر ٹھنڈی ہوتی ہے جو گرمی کا اَثر کم کرنے کے ساتھ ساتھ تھکن کا احساس بھی گھٹا دیتی ہے۔﴿3﴾ لوکی کھانے سے خوب بھوک لگتی ہے اور کمزوری دُور ہوتی ہے۔ ﴿4﴾ قبض کے مریضوں کے لئے لوکی بہت فائدہ مند ہے۔﴿5﴾ کدّو جِگر کے دَرد کو دُور کرنے میں مفید ہے۔﴿6﴾ پیشاب کے اَمراض، معدے کے امراض اور یرقان (پیلیا، JAUNDICE) کے مرض میں بہت فائدہ دیتا ہے۔﴿7﴾ اس کے بیجوں کا تیل دَردِ سَر اور سَر کے بالوں کیلئے بہت مفید ہے اور نیند لاتا ہے۔

(تفسیر صراط الجنان، پ23، الصافات، تحت الآیۃ:146، 351/8)

اے عاشقانِ رسول! ابھی ہم نے سُنا کہ لوکی شریف ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی

www.dawateislami.net

مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی سنّت اور آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی پیروی میں بُزرگانِ دین رحمۃُ اللہِ علیہم بھی اس کو انتہائی شوق سے کھانا پسند کرتے تھے۔ لہٰذا ہمیں چاہیئے کہ ہم بھی لوکی شریف کو اپنی غذا میں شامل کریں، ہمارا تو بس یہی ذہن ہونا چاہیئے کہ جو آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی پسند ہے وہی اپنی پسند اور جو آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو ناپسند ہے وہی اپنی ناپسند، چونکہ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے کدّو شریف سے اپنی پسندیدگی کا اظہار فرمایا تو ہمیں بھی کدو شریف کو پسند کرنا اور اسے سنّت کی نیّت سے شوق سے کھانا چاہیئے۔ ہمارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو گانے سُننا ناپسند ہے تو ہمیں بھی ناپسند ہے۔ بہر حال اگر ہم نے یہ اُصول اپنی زندگی پر نافذ کر لیا تو اِن شاءَ اللہ کامیابی ہمارا مقدّر بن جائے گی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بزرگانِ دین رحمۃُ اللہِ علیہم کا ربِّ کریم کی ذات پر بہت کامل ایمان ہوتا تھا، یہ حضرات تنگدستی سے نہیں ڈرتے، فاقے کرتے ہیں تو اللہ پاک ان کی مدد کرتا ہے، لہٰذا اے عاشقانِ رسول! تنگدستی آتی ہے تو آئے مگر ہمیں اس سے گھبرانا نہیں چاہیئے۔ تنگدستی کا خوف نکالنے کے لئے بزرگانِ دین رحمۃُ اللہِ علیہم کے واقعات پڑھتے اور سنتے رہیے۔ یاد رکھئے! یہ مُشاہدہ ہے کہ جو دنیا سے دُور بھاگتا ہے دنیا ذلیل ہو کر اُس کے قدموں میں آتی ہے۔ ہمیں دُنیاوی مَنصب اور مال و دولت کو پانے کی کوششیں کرنے والوں سے سبق لینا چاہیئے جو ایک سِیٹ جیتنے کی خاطر لاکھ جَتَن کرتے ہیں مگر بعض اس سے پہلے ہی موت کے گھاٹ اُتر جاتے ہیں۔ یاد رکھئے! دولت کا نشہ انتہائی خطرناک ہے، نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: "دُنیا اُس کا گھر ہے جس کا کوئی گھر نہ ہو اور اُس

www.dawateislami.net

کامال ہے جس کا کوئی مال نہ ہو اور اِس کے لئے وہ جمع کرتا ہے جس میں عقل نہ ہو۔‘‘ (شعب الایمان، 7 / 375، حدیث: 10638) ہمیں دُنیا، مالِ دُنیا اور دنیاوی منصب کے پیچھے بھاگنے، تنگدستی سے خوف کھانے، کم وسائل اور غُربت کا رونا روتے رہنے کے بجائے صبر و قناعت اور تَوَکُّل عَلَی اللہ والی زندگی گزارنی چاہئے کہ یہی ہمارے بزرگانِ دین رحمۃُ اللہِ علیہم نے ہمیں سکھایا ہے۔ آیئے! اس ضِمن میں اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ کی اِنفرادی کوشش کا ایک حسین واقعہ سنئے اور نصیحت حاصل کیجئے چنانچہ

تنگدستی کی شکایت کرنے والے پر اِنفرادی کوشش

اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ساداتِ کرام میں سے ایک صاحبزادے گردشِ اَیَّام کی زد میں آکر تنگدَستی میں مُبتلا تھے۔ وہ میرے پاس تشریف لاتے اور اپنے حالات سے دِل برداشتہ ہو کر مُفلسی و غربت کی شکایت کیا کرتے۔ ایک دِن جب وہ بہت ہی پریشان و مَغمُوم تھے میں نے اُن سے کہا: صاحبزادے! یہ اِرشاد فرمایئے کہ جس عورت کو باپ نے طلاق دے دی ہو، کیا وہ بیٹے کے لئے حلال ہو سکتی ہے؟ انہوں نے فرمایا: نہیں۔ میں نے کہا: ایک مرتبہ آپ کے جدِّ اعلیٰ امیرُ المؤمنین حضرتِ علی رضی اللہُ عنہ نے تنہائی میں اپنے چہرۂ مبارک پر ہاتھ پھیر کر اِرشاد فرمایا: اے دنیا! کسی اور کو دھوکا دے، میں نے تجھے ایسی طلاق دی جس میں کبھی رَجعَت (یعنی دوبارہ لوٹنا) نہیں۔ شہزادے حضور! کیا اس قول کے بعد بھی ساداتِ کرام کا غربت و اَفلاس میں مُبتلا ہونا تَعجُّب کی بات ہے! وہ کہنے لگے: وَاللہ (یعنی اللہ پاک کی قسم!)! آپ کی ان باتوں نے مجھے دِلی سکون بخش دیا۔ اَلحمدُ لِلّٰہ! اس کے بعد شہزادے نے کبھی بھی اپنی غربت کا شکوہ نہ کیا۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص 162 ملخصًا)

www.dawateislami.net

زَباں پر شکوۂ رنج و اَلَم لایا نہیں کرتے نبی کے نام لیوا غم سے گھبرایا نہیں کرتے

اے عاشقانِ امام احمد رضا! اِس واقعے سے معلوم ہوا کبھی بھی مشکل حالات اور تنگدستی سے گھبرا کر زیادہ پریشان نہیں ہونا چاہیے۔ کامیابی دنیوی مال و دولت کی کثرت میں نہیں بلکہ اللہ کریم کی رِضا پر راضی رہنے میں ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا جب بھی کسی اسلامی بھائی کی اِصلاح کی ضرورت پڑے تو بڑی حکمتِ عملی سے اس کے مرتبہ و مقام کا لحاظ کرتے ہوئے نیکی کی دعوت دینی چاہیے جیسا کہ ہمارے اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ نے کتنے پیار بھرے اَنداز میں سَیِّد زادے پر اِنفرادی کوشش کرتے ہوئے ان کی اِصلاح کی، کوئی ایسا لفظ نہ بولا جس سے ان کو شرمندگی ہو اور نہ ہی سخت لہجہ استعمال کیا۔ اللہ پاک ہمیں بھی میٹھے اَنداز میں نیکی کی دعوت کی دُھوم مچانے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِین بِجاہِ خاتَمِ النّبِیّٖن صلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

یاد رہے! ایسی تنگدستی ضرور اللہ پاک کی ایک بہت بڑی نعمت ہے جو گناہوں سے رُکنے کا سبب ہو اور اللہ پاک کی یاد سے غافل نہ کرے نیز بندہ صبر و شکر کے ساتھ زندگی گزارے۔ مگر افسوس! بعض نادان تنگدستی میں مُبتلا ہو کر بے صبری کرتے ہوئے شکوے شکایات اور ربِّ کریم کی ناشکری و نافرمانی پر اُتر آتے ہیں اور بعض بے خوف تو مَعاذَ اللہ کفریہ کلمات تک بک جاتے ہیں۔ تنگدستی و محتاجی میں مُبتلا شخص کو چاہئے کہ وہ اللہ پاک کی بارگاہ میں ایسی تنگدستی سے پناہ طلب کرتا رہے جو اسے شکوے شکایات، ربِّ کریم کی ناشکری و نافرمانی اور کفریہ کلمات بکنے پر اُبھارے اور ایمان کی بربادی کا سبب بن جائے۔

مکرِ شیطان سے تُو بچانا ساتھ ایماں کے مجھ کو اٹھانا

www.dawateislami.net

نَزع میں دِید بدرُ الدُّجیٰ کی　　میرے مولیٰ تُو خیرات دیدے

(وسائلِ بخشش، ص128)

غریب و تنگدَست اور مِسکین شخص اگر اپنی غربت و مُفلسی پر صبر، صبر اور صِرف صبر کرے اور لوگوں کے آگے شِکوے شکایات کر کے بے صبری کا مظاہرہ نہ کرے تو اسے بہت زیادہ ثواب ملتا ہے۔ غریب اس لئے بھی فائدے میں ہے کہ اس کے پاس گناہوں کی دنیاوی آسائشیں، آلات واَسباب اور وَسائل نہیں ہوتے جبکہ کئی مالداروں اور دُنیاداروں کے پاس یہ سب چیزیں ہوتی ہیں۔ اب بعض غریب لوگ جب مالداروں اور دُنیاداروں کی عیش وعیاشیاں اور سہولیات کو دیکھتے ہیں تو ان کے دِلوں میں کچھ اس طرح کی خواہشات اَنگڑائیاں لینے لگتی ہیں: مثلاً اے کاش! میرے پاس بھی نیٹ ہوتا، نیٹ والا موبائل ہوتا، کمپیوٹر ہوتا، ٹی وی ہوتا تو میں بھی ان کی طرح فلمیں ڈرامے دیکھتا، موسیقی سُنتا، اپنی گاڑی میں عُمدہ قِسم کا ٹیپ لگوا کر گانے بجاتا وغیرہ۔

یاد رکھیے! گناہ کا پکا اِرادہ کرنے سے انسان گناہ گار ہو جاتا ہے اگرچہ وہ گناہ نہ کرسکا ہو چنانچہ "ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت" کے صفحہ نمبر 286 پر لکھا ہے: اگر کوئی مَجمع خیر کا ہو (یعنی نیک لوگوں کا اجتماع ہو) اور وہ نہ جانے پایا اور خبر ملنے پر اس نے افسوس کیا تو اتنا ہی ثواب ملے گا جتنا حاضرین کو اور اگر مجمع شَر کا ہو (یعنی بُرے لوگوں کا اجتماع ہو) اس نے اپنے نہ جانے پر افسوس کیا تو جو گناہ ان حاضرین (وہاں موجود لوگوں) پر ہوگا وہ اس پر بھی (ہوگا)۔ (ملفوظات اعلیٰ حضرت، ص286) نیز بہارِ شریعت حصّہ 16 صفحہ نمبر 615 پر لکھا ہے: اگر گناہ کے کام کا بالکل پکا اِرادہ کر لیا جس کو "عَزم" کہتے ہیں تو یہ بھی ایک گناہ ہے اگرچہ جس گناہ کا عَزم (یعنی پکا ارادہ) کیا تھا اسے نہ کیا ہو۔ (بہار شریعت، 3/615، حصہ: 16) پکا اِرادہ عَزم کہلاتا ہے۔

www.dawateislami.net

جب ذہن کسی چیز کو حاصل کرنے کے لیے پکا اِرادہ کر لے، نفس کو اس کی جانب مائل کر لے اور اس کو حاصل کرنے کی نِیَّت بھی کر لے تو یہ عَزم (یعنی پکا اِرادہ) کہلاتا ہے۔ اس صورت میں اگر نیکی کا اِرادہ ہے تو اس پر ثواب ملے گا اور گناہ کا اِرادہ تھا تو اس پر پکڑ ہو گی، اگرچہ کسی سبب سے وہ اس گناہ کو نہ کر سکا۔ (تفسیر صاوی، پ 3، البقرۃ، تحت الآیۃ: 284، 1/243 ماخوذاً) اس بات کو یوں سمجھئے کہ جمعرات کا دِن تشریف لایا اور شبِ جُمعہ کو کسی کا ہفتہ وار سنّتوں بھرے اِجتماع میں حاضری کا معمول تھا مگر وہ بے چارہ کسی کام میں مشغول ہو گیا، اسے یاد ہی نہ رہا کہ اسے تو اِجتماع میں جانا تھا، اچانک اسے یاد آیا کہ آج تو شبِ جُمعہ ہے اور مجھے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اِجتماع میں شرکت کرنی تھی لیکن تب تک اِجتماع کا وقت ختم ہو چکا تھا۔ اب اگر واقعی اسے اِجتماع کی حاضری سے محرومی کا افسوس ہوا تو اِن شاءَ اللہ اسے شرکت کا ثواب مل جائے گا، لیکن اگر کسی نے گناہ کا پکا اِرادہ کیا مثلاً فلم دیکھنے کی غرض سے سینما گھر کی طرف چلا مگر جب وہاں پہنچا تو پتا چلا کہ لوگ تو فلم دیکھ کر واپس آ رہے ہیں، کسی نے بتایا کہ فلم تو ختم ہو چکی ہے، یہ سُن کر اس نے فلم نہ دیکھنے پر افسوس کا اظہار کیا تو اسے فلم دیکھنے کے پکے اِرادے کا گناہ ملے گا۔

گناہوں نے میری کمر توڑ ڈالی ۔۔۔ مِرا حشر میں ہو گا کیا یاالٰہی

گناہوں کے امراض سے نِیم جاں ہوں ۔۔۔ پئے مُرشِدی دے شفا یاالٰہی

بنا دے مجھے نیک نیکوں کا صدقہ ۔۔۔ گناہوں سے ہر دم بچا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش، ص105)

جس طرح لوگ تنگدستی کا رونا روتے ہیں اسی طرح کسی عزیز کے اِنتقال پر بے صبری کرنا اور رونا پیٹنا بھی بہت عام ہو چکا ہے، خُصُوصاً عورتیں میت پر بہت زیادہ روتی پیٹتی اور

www.dawateislami.net

چیختی چِلاتی ہیں۔ اگر کسی کا ہسپتال میں اِنتقال ہو جائے تو ہسپتال میں خوب ہنگامہ کیا جاتا اور توڑ پھوڑ مچائی جاتی ہے، ڈاکٹرز اور ہسپتال کے عملے کو دھمکیاں اور گالیاں دی جاتی ہیں اور ان کے خلاف نعرے بازی کی جاتی ہے حالانکہ اس طرح کرنے سے یقیناً مرنے والا زندہ نہیں ہو سکتا۔ انسان کی موت اُس کے پَسماندگان کے لیے زبردست اِمتحان کا باعث ہوتی ہے۔ ایسے موقع پر صَبْر کرنا اور بِالْخُصُوص زَبان کو قابو میں رکھنا ضَروری ہے۔ بے صبری سے صبر کا اَجر تو ضائع ہو سکتا ہے مگر مرنے والا پلٹ کر نہیں آ سکتا۔

آنکھیں رو رو کے سُجانے والے جانے والے نہیں آنے والے

(حدائقِ بخشش، ص160)

یاد رہے! مَیِّت کے غم میں آنسو بہانے میں حَرَج نہیں البتّہ نوحہ کرنا (یعنی میّت کے اوصاف مُبالغہ کے ساتھ بیان کر کے آواز سے رونا جس کو بَین کہتے ہیں) حرام ہے۔ (بہارِ شریعت، 1/854، حصہ:4ماخوذاً) رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: نوحہ کرنے والیوں کی قیامت کے دِن دوزخ میں دو صفیں بنائی جائیں گی، ایک صَف دوزخیوں کی دائیں طرف، دوسری بائیں طرف، وہ دوزخیوں پر یوں بھونکتی رہیں گی جیسے کُتّے بھونکتے ہیں۔ (معجم اوسط، 4/66، حدیث:5229) ایک اور مقام پر اِرشاد فرمایا: نوحہ کرنے والی نے اگر مرنے سے پہلے توبہ نہ کی تو قِیامت کے دن اِس طرح کھڑی کی جائے گی کہ اُس پر ایک کُرتا قَطران (یعنی رال) کا ہوگا اور ایک کُرتا جَرَب (یعنی کھجلی) کا۔ (مسلم، ص362، حدیث:934)

حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: رال میں آگ بہُت جلد لگتی ہے اور سخت گرم بھی ہوتی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ نائِحَہ (یعنی نوحہ کرنے والی) پر اُس دِن خارِش کا عذاب مُسلَّط ہوگا کیونکہ وہ نَوحہ کر کے لوگوں کو مجروح (یعنی ان کے دل

www.dawateislami.net

غمگین و زخمی) کرتی تھی تو قیامت کے دِن اسے خارِش سے زخمی کیا جائے گا۔ اِس سے معلوم ہوا نوحہ خواہ عَمَلی ہو یا قَولی سخت حرام ہے۔ چونکہ اکثر عورَتیں ہی نوحہ کرتی ہیں اِس لیے عُموماًنائِحَہ تانیث (مؤنَّث) کا صیغہ (یعنی کلمہ اِرشاد) فرمایا۔ (مرآۃ المناجیح، 2/ 503)

زَباں پر شکوۂ رنج و اَلَم لایا نہیں کرتے　　نبی کے نام لیوا غم سے گھبرایا نہیں کرتے

بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ کسی کے انتقال پر بعض خواتین دِل ہی دِل میں خوش ہو رہی ہوتی ہیں، اس لئے کہ ان کی مرنے والے سے اَن بَن چل رہی تھی، نیز ایسی عورتیں زیادہ چِلّاتی اور روتی ہیں، لیکن دل میں خوشی کے لڈّو پُھوٹ رہے ہوتے ہیں کہ اچھا ہوا مر گیا، ہماری تو جان چھوٹی، یہ تنگ بہت کرتا تھا، بے پردگی اور فیشن نہیں کرنے دیتا تھا، شرعی پردہ کرواتا تھا، فلمیں ڈرامے اور گانے باجے دیکھنے سُننے پر پابندی لگائی ہوئی تھی وغیرہ وغیرہ۔

افسوس! وفا کسی جانے والے کی طرح جاچکی ہے، بھائی بھائی کا نہیں ہے، آئے دِن ایسی دَردناک خبریں سُننے کو ملتی ہیں کہ بیٹوں نے ہی اپنے سگے باپ کو مار دیا، بھائی نے بھائی کو قتل کر دیا، زمین و جائداد کے جھگڑے میں کئی بیٹوں نے باپ کو اس لیے مار دیا کہ اس کی جائداد پر قبضہ کر لیں اور مزے کریں، زمین و جائداد تو ہاتھ کیا آتی اُلٹا انہیں ہتھکڑیاں لگ جاتی ہیں، جیل کی سلاخوں کے پیچھے سڑتے ہیں بالآخر سزائے موت ان کا مُقدّر بن جاتی ہے۔

ہے یہ دنیا بے وفا آخر فنا　　نہ رہا اس میں گدا نہ بادشاہ
موت ٹھہری آنے والی آئے گی　　جان ٹھہری جانے والی جائے گی
قبر میں میت اُترنی ہے ضرور　　جیسی کرنی ویسی بھرنی ہے ضرور
جب اندھیری قبر میں تو جائے گا　　غافل انسان یاد رکھ پچھتائے گا

www.dawateislami.net

روئے گا، چِلّائے گا، گھبرائے گا　　کام مال و زَر وہاں نہ آئے گا

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بڑھاپے میں انسان کے اعضاء بے کار ہو جاتے ہیں، رشتہ دار ساتھ چھوڑ جاتے ہیں، اپنے پرائے سب ستاتے ہیں، بیماریاں اور آزمائشیں چاروں طرف سے گھیر لیتی ہیں، انسان ہر چیز اور ہر شخص سے نااُمید اور مایوس ہو جاتا ہے مگر افسوس! مال کی محبت اس کے دِل میں جوان رہتی ہے جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے: آدمی بوڑھا ہو جاتا ہے مگر اس کی دو چیزیں جوان رہتی ہیں: ﴿1﴾ حرص ﴿2﴾ لمبی اُمید۔ (مسلم، ص 404، حدیث: 1047) ایک اور مقام پر اِرشاد فرمایا: اگر ابنِ آدم کے پاس سونے کی دو وَادیاں بھی ہوں تب بھی یہ تیسری کی خواہش کرے گا اور اِبنِ آدم کا پیٹ قبر کی مٹی ہی بھر سکتی ہے۔ (مسلم، ص 842، حدیث: 1048 ملخصًا) کئی بوڑھے لوگ بڑھاپے میں بھی بِلاضرورت سخت محنت کرتے ہیں، حالانکہ بڑھاپے کے سبب ان کی کھال لٹکی ہوئی ہوتی ہے، پوچھا جائے کہ کہاں جارہے ہیں؟ تو جواب ملتا ہے: دُکان پر جارہے ہیں اور حال یہ ہوتا ہے کہ انہیں نماز کی فرصت نہیں ملتی، داڑھی شریف نہیں رکھتے، ترغیب دلائی جائے تو کہتے ہیں دُعا کریں۔ ان پر نصیحت کی کوئی بات اثر نہیں کرتی، اگر بار بار سمجھائیں تو کہتے ہیں: ہمیں دیر ہو رہی ہے اور پھر دُکان پر جا کر دُنیاداری میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ پھر اَخبار میں آتا ہے کہ فلاں کو بانڈز کی گڈیاں چھیننے کی کوشش میں گولی ماردی گئی تو یوں بے چارے کے بانڈز بھی چِھن جاتے ہیں اور اسے موت کے گھاٹ بھی اُتار دیا جاتا ہے۔ اب تعزِیَت کرنے والوں کا تانتا بندھ جاتا ہے، اپنے پرائے سب مگر مچھ کے آنسو بہارہے ہوتے ہیں، اِحتجاج ہوتا ہے کہ ایف آئی آر کاٹی جائے، قاتلوں کو پکڑا جائے اور سخت سے سخت سزا دی جائے وغیرہ وغیرہ۔ کچھ دِنوں بعد مُعاملہ رَفع دَفع ہو جاتا ہے اور لوگ اس سانحے کو بھول کر

www.dawateislami.net

اپنے اپنے کاموں میں مشغول ہو جاتے ہیں۔

یوں ہی بعض تاجروں یا ان کے بچوں کو اِغوا کار اِغوا کر کے تاوان کی رقم طلب کرتے ہیں اور تاوان نہ دینے پر قتل کی دھمکیاں دیتے ہیں بلکہ اکثر تو قتل کر کے لاش کسی کچرا کونڈی میں پھینک جاتے ہیں۔ اگر کبھی کوئی غریب ہاتھ لگ جائے تو رونگ نمبر سمجھ کر چھوڑ جاتے ہیں کہ یہ خود کنگلا ہے ہمیں کیا دے سکتا ہے؟ یاد رہے! مُطلقاً مالدار ہونا کوئی عیب نہیں، اگر اِنسان مال کے ذریعے حُقُوقُ اللہ اور حُقُوقُ العِباد پورے کرتا ہے تو ایسا مال اسے فائدہ دے گا ورنہ ہلاکت میں مُبتلا کرے گا۔ جس کو دُنیا میں آسائشیں دی جاتی ہیں، اس پر آزمائشیں بھی سخت آتی ہیں تاکہ لوگوں کی آنکھ کُھلے۔ حرِیص انسان کی زندگی کا بس ایک ہی مقصد ہوتا ہے کہ بس دُنیا سَنور جائے چاہے اس کی وجہ سے قبر برباد ہو جائے۔ اس لئے اپنے نفس پر کبھی بھی اِعتماد نہیں کرنا چاہئے، کیا معلوم کہ دولت آنے کے بعد انسان دُنیا کا ہو کر رہ جائے، حُقُوقُ اللہ اور حُقُوقُ العباد میں کوتاہی کر جائے، فِکرِ آخرت اور قبر و آخرت کے مُعاملات سے غافل ہو جائے، نمازوں کی پابندی اُٹھ جائے، فیشن پرستی اور حرام خوری میں مُبتلا ہو جائے، اللہ پاک کی یاد سے غافل ہو جائے، تلاوتِ قرآن، ذِکر و دُرُود اور دیگر نیک کاموں سے دُور ہو کر مال کے نشے میں گُم ہو جائے، پھر ڈاکو، حاسِدین اور بھتّہ خور پیچھے پڑ جائیں وغیرہ۔

نہ مجھ کو آزما دنیا کا مال و زر عطا کر کے ۔۔۔ عطا کر اپنا غم اور چشمِ گریاں یا رَسُولَ اللہ

(وسائلِ بخشش، ص340)

یعنی یا رَسُوْلَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! ہمیں مال و دولت دے کر اِمتحان میں نہ ڈال دیجئے گا کیونکہ ہم اللہ پاک کی راہ میں خرچ نہیں کر سکیں گے، ہمیں مال و زَر نہ دیں بلکہ

ہمیں اپنا غم اور اپنی یاد اور اپنی مَحَبَّت میں رونے والی آنکھ دے دیجئے۔

اٰمِین بجاہِ خاتمِ النّبیّٖن صلّی اللّٰہُ علیہ واٰلہٖ وسلّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

تنگدستی دُور کرنے کے نسخے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! فی زمانہ بہت سے لوگ بے روزگاری کا شکار نظر آتے ہیں اور جو صاحبِ روزگار ہیں وہ تنگدستی کی وجہ سے طرح طرح کی آفتوں میں گرفتار ہیں۔ اگر ہم نمازِ چاشت پڑھنے کی عادت بنالیں تو دیگر فوائد کے ساتھ ساتھ اِن شاءَ اللّٰہ ہمارے رزقِ حلال میں بھی بہت بَرَکت ہو گی کیونکہ حُصولِ رِزق اور تنگدستی کو دُور کرنے کے لیے نمازِ چاشت پڑھنا بے حد مفید اور مُجرَّب ہے چُنانچہ حضرتِ شقیق بَلْخی رحمۃُ اللّٰہِ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم نے پانچ چیزوں کی خواہش کی تو وہ ہمیں پانچ چیزوں میں دستیاب ہوئیں (ان میں سے ایک یہ بھی ہے) کہ جب ہم نے روزی میں بَرَکت طلب کی تو وہ ہمیں نمازِ چاشت پڑھنے میں مُیَسَّر آئی (یعنی اُس کے ذَرِیعے رِزق میں بَرَکت پائی)۔ (نزہۃ المجالس، 1/ 166 ملتقطاً)

اسی طرح سورۂ واقعہ کا ہمیشہ بالخُصوص بعدِ مغرب پابندی سے پڑھنا۔ نمازِ تہجد پڑھتے رہنا، توبہ کرتے رہنا اور فجر کی سُنَّتوں اور فرضوں کے درمیان ستّر بار اِستغفار کرنا، گھر میں آیۃُ الکُرسی اور سورۂ اِخلاص پڑھنا اور بکثرت دُرُود شریف پڑھنا رزق میں بَرَکت کے اسباب میں سے ہے۔ (سنی بہشتی زیور، ص609-610 ملخصاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

اگلے ہفتے کا رسالہ

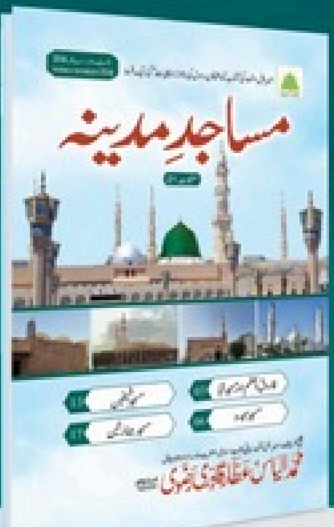

978-969-722-661-0
01082495

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92   0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net